جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت انڈیا سے نکلتا ہے

الحق ایجنسی دہلی کی کتابین

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دہلی مین پچھلے سال ایک نامعقول پُر از جہالت وضلالت ٹریکٹ مین مسمی مرلی لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو وبیہودہ تحریرات لکھکر شایع کئے تھے۔ اس کا مکمل ومفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریباً تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس مین حضور پر نور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفرون و علماء یوروپین کی شہادتون سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیون کے

حمائل بیتر

بہ ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی ... تقطیع پر ... صفحے

ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد ... کے متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیتے ہین

مجلد ۲ دو روپے

ضخامت تاریخ اسپین ... صفحے

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج وحکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے ... محمود احمد صاحب بیرسٹر ... ترجمہ ... دینا ... اور ... نفیس ... خوشخط کاغذ پر چھپوایا ... کے وفات ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہمنے ... اب یہ ... ایک بیہ ۵ جیٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے ہے جلد عہ مین ... نفیس ... مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواستین بھیجین ورنہ ... کتاب قیمت پر مل سکے گی دیگر مطبع ہای وتاجران کتب ... قیمت ... ن کے یکصد ان بڑے بڑے ... کا

... زر ما

معقول ومنقول سے جواب جو اہل اسلام ہمیشہ کرتے رہتے ہین۔ ہر مسلمان اس کو خرید کر ... قیمت

جلد ۲۲ | مطبوعہ ۱۴/ جون سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحق دھلی

گذشتہ اور موجودہ زمانے کے مسلمان

نمبر (۱)

آجکل کے مسلمانون کی قابل رحم حالت ہر ایک اہل بصیرت کے لیے سخت عبرت ناک ہے۔ سمجھہ مین نہین آتا کہ اگر یہہ مدعیان اسلام اُسی اسلام کے تابع اور عامل ہین جو قرآن مجید مین موجود ہے اور جسکو ہادی کامل خاتم الرسل نبی اکرم فخر بنی آدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلایا بتایا سمجہایا کر دکہایا تہا تو کیون اوس اسلام کے پیرؤن نے ابتدائی صدیون مین ہر قسم کی ترقی کی اور اسقدر اپنی عز و شان کو بڑہایا کہ آفتاب عالم بنگئے اور اب ان پر کونسی خدا کی مار پڑگئی کہ اُسی اسلام کے مُسلم رہکر دن بدن تنزل اختیار کرتے جاتے ہین اور ہر قسم کی ذلت و نکبت کی حالت مین رو بہ ترقی ہین؟

اگر ابتدائی صدیون مین ایک قوم نے اسلام کو قبول کر کے قرآن کے ماتحت اپنا حال وقال رکہکر اوج ترقی پر قدم مارا تہا تو آج بھی تو وہی قرآن پاک وہی خدا ر قرآن وہی مذہب اسلام موجود ہے اور کرہ ارض پر کروڑہا آدمی اپنے تئین مسلمان کہلاتے ہین مگر حالت سب کی خواہ وہ شرقی ہین یا غربی شمالی ہین یا جنوبی ہندی یا فارسی ایرانی ہین یا تورانی رومی ہین یا زنگی عربی ہین یا ترکی مصری ہین یا اسلامبولی روز افزون ابتر و بدتر اور پریشان و خراب ہو رہی ہے۔

اگر موجودہ زمانہ کی خواری کا باعث (نعوذ باللہ) اسلام ہی ہے تو کیا وجہ تھی کہ گذشتہ صدیون کی کسی قوم کا صرف مسلمان ہی ہوجانا اوس کے حصول شان و جلال کے واسطے ایک کافی ذریعہ ہوجاتا تہا۔

یہہ ایک سوال ہے جسکا حل آج ہم ناظرین الحق کے لئے اپنی بساط اور فہم و فراست کے مطابق پیش کرتے ہین اور اس کے حل کیلیے چند واقعات کو بھی جو زمانہ رسول پاک اور صحابہ کرامؓ مین واقع ہوئی پیش کر دینا ضروری سمجھتے ہین۔

گذشتہ زمانہ کے مسلمان

اسامہ بن زیدؓ کی سپہ سالاری کے عہدہ پر مقرر ہونے پر

مسلمانون مین اختلاف ہوا۔ حوالی شام مین رہنے والے قضاعہ قبیلہ کی تادیب کے واسطے فخر عالم نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اپنی مرض موت مین ایک فوج کا بھیجنا قرار دیا تو اسامہؓ بن زید کو سر عسکر (سپہ سالار) مقرر فرمایا حالانکہ اسی لشکر کے سردارون مین مہاجرینؓ اور انصارؓ مین سے بہت سے صحابیؓ تھے۔

گروہ منافقین نے اس بنا پر صحابہ کرامؓ مین تفرقہ ڈالنے کیواسطے اعتراض کرنا شروع کیا کہ دیکھو حضرتؐ نے جلیل القدر مہاجرینؓ اور انصارؓ کو ایک غلام (یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) کے ہمرکاب مقرر کیا ہے اور مہاجرینؓ و انصارؓ پر اس کو فوقیت دی ہے۔ اگرچہ رسول پاکؐ نے ان منافقون کو جہڑکا اور فرمایا کہ جو کوئی اسامہؓ کے لشکر سے مخالفت کریگا ملعون ہے۔ مگر چونکہ آپؐ کی طبیعت مبارک روز بروز جادہ اعتدال سے منحرف ہوتی جاتی تہی۔ اور اس خوف سے کہ شاید آپؐ کی رحلت کیوجہ سے انتظام تسلط قائم رکھنے کے لئے فوج کی حاجت ہو۔ اس لشکر کی تیاری آہستہ آہستہ و بتدریج کیجاتی تہی لیکن مشیت ایزدی یہی تہی کہ اس عرصہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اور جیسا کہ خوف تھا قبائل عرب مین سے بعض نے عموماً اور بعض نے فردی طور پر اظہار ارتداد کیا۔ صرف قریش اور بنی ثقیف وہی ایسے قبیلے تھے کہ مجموعاً ثابت قدم رہے۔ لیکن ایک طرف سے وفات نبی کریمؐ اور دوسری طرف سے اپنی تعداد کی قلت کے سبب سے سب صحابہؓ ایک نہایت یاس اور پریشانی کی حالت مین تھے۔

صحابہؓ کے مشورہ پر صدیق اکبرؓ کا جواب

ایسی حالت مین ایک دن صحابہؓ کبار نے بعد مشورت باہمی حضرت صدیق اکبرؓ سے عرض کیا کہ ایسے وقت مین مسلمانون کی جماعت کا منتشر کرکے اسامہؓ کے لشکر کو روانہ کرنا قرین مصلحت نہین ہے لیکن صدیق اکبر

سکے اسطرح پر فرماتے ہے کہ "اگر مجھکو یہی معلوم ہوجاتے کہ تنہائی کے سبب درندون کا طعمہ ہوجاؤنگا۔ تاہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے اتباع کیواسطے بالضرور اسامہؓ کا لشکر روانہ ہی کرونگا" باب مناظرہ بالکل بند ہوگیا اور حضرت اسامہؓ مع اپنے لشکر کے مدینہ طیبہ سے باہر جرف نام مقام پر خیمہ زن ہوئے۔

عمر فاروقؓ کی واپسی

حضرت عمرؓ بن خطاب اسی فوج کے سردارون مین تھے۔ ان سے حضرت اسامہؓ نے بحیثیت سپہ سالار فرمایا کہ تم مدینہ طیبہ جاؤ اور خلیفۃ الرسولؐ سے عرض کرو کہ مسلمانون کے اعیان و اعزہ سب میرے لشکر مین ہین اور اسوجہ سے مدینہ خالی رہجاتا ہے اور خوف معلوم ہوتا ہے کہ حرم نبوی و دیگر مسلمانون پر مشرکین ہجوم اور تسلط نہ کرلین"۔

جبکہ حضرت عمرؓ اس پیغام کو لیکر مدینہ طیبہ مین واپس آئے تو اسکا چرچا ہوا اور اسامہؓ کی اس درخواست کو انکی ناتجربہ کاری سے "کہا آپ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر یہہ بھی فرمائے کہ بجائے اسامہؓ کے کوئی اور معمر شخص سرعسکر مقرر ہونا مناسب ہے"۔ عمر فاروقؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت مین آکر اول حضرت اسامہؓ کا پیام عرض کیا۔ جس کے جواب مین صدیق اکبرؓ نے وہی جواب ارشاد کیا کہ "تنہائی کے سبب سے اگر درندون کا کہاجا ہوجاؤن تب بھی رسول اللہ کے حکم کے خلاف جیش اسامہؓ کو واپس نہین لونگا"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جواب کے پالینے کے بعد امرا انصارؓ کی التجا کو بھی بیان فرمایا۔

صدیق اکبرؓ کا استقلال اور وصیت بے مثال

اس دفعہ حضرت صدیق اکبرؓ اپنی جگہ سے اٹھہ کر کھڑے ہوئے اور غصہ کی حالت مین فرمانے لگے کہ "اے خطاب کے بیٹے عمرؓ جس شخصؓ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر لشکر مقرر فرمایا اسکے تبدیل کرنے کی درخواست کرنے پر تجھکو کس طرح جرات ہوئی"۔ اور خودؓ بنفس نفیس فرودگاہ لشکر (یعنی مقام جرف) پر تشریف لے گئے۔ اور اسامہؓ سرعسکر سے نے اور ان کی اور لشکر کی طرف مخاطب ہوکر یہہ خطبہ فرمایا کہ "جس ملک مین داخل ہو اس تک کے بچون اور عورتون بوڑہون اور گرجون مین جو لوگ عبادت کو رہتے ہون ان کی جانون کی حفاظت کرنا اور ان حیوانات کی ماداؤنکو جن کا گوشت کہایا جاتا ہے بغیر ضرورت ذبح نہ کرنا اور درختون کو کاٹ کاٹ کر نہ جلانا" اور آخر مین فرمایا کہ جو کچھ مین نے یہہ حکم کئے ہین ان کی پابندی کرنا پھر لشکر روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیادہ پا اسکی مشایعت کی۔

شاہ اسلام صدیقؓ علیہ السلام کا انکسار

حضرت اسامہؓ نے خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ کے پاپیادہ چلنے سے شرمندہ ہوکر عرض کیا کہ یا تو آپ بھی سوار ہولین اور یا مجھکو بھی پیادہ پا چلنے کا حکم دین کہ مین بھی گھوڑے پر سے اتر لون۔ شاہ اسلام صدیق اکبرؓ الف الف علیہ السلام نے فرمایا کہ "خدا کی قسم ہے نہ تو تجکو گھوڑے پر سے اترنے دونگا اور نہ مین سوار ہونگا" اور اسی طرح پیدل آپؓ اور آگے تک چلے۔ لیکن واپسی کے وقت آپؓ نے اسامہؓ سے یہہ خواہش کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے واسطے میرے پاس چھوڑجائین۔ چنانچہ اسامہؓ نے اس کو پسند کیا اور اس طرح صدیق اکبرؓ مع فاروقؓ کے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے۔

اس لشکر اسلام کی اس طرح پر روانگی سے فائدہ عظیم حاصل ہوا۔ کیونکہ جن قبائل عرب کے دلون مین نفاق تہا۔ وہ آپس مین کہنے لگے کہ اگر مسلمانون کے پاس کافی قوت نہ ہوتی تو ایسے نازک زمانہ مین ایسے لشکر کو اپنے گہر سے باہر روانہ نہ کرتے۔

معزز ناظرین یہہ ایک واقعہ کا مختصر ذکر ہے۔ گو بظاہر یہ باتین نادانون کی عقل مین معمولی سی نظر آئین۔ مگر حقیقت مین ایسا نہین ہے۔ یہی وہ باتین ہین جو اس زمانہ کے عام مسلمانون مین (الا ماشاء اللہ) مثل عنقا کے ناپید ہین۔ اور یہی وہ باتین ہین جنکے فقدان سے موجودہ زمانے کے مسلمانون کی حالت بدتر از بدتر ہے۔

اس قصہ کے نتائج

جس بات پر کہ سب سے اول نظر پڑتی ہے وہ آزادی رائے ہے کہ باوجودیکہ اسامہؓ کا سپہ سالار کرنا خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل تہا۔ مگر جنکے نزدیک اس مین قباحت تھی انہون نے صاف صاف کہدیا۔ انکی آزادی رائے کے واسطے کافی ثبوت ہے۔ دوم قابل لحاظ استقلال اور ہمت ہے۔ باوجودیکہ حضرت اسامہؓ بن زید کے تقرر سے سب لوگ ناراض تھے اور ایسے نازک وقت مین عام رائے کی اتباع نہ کرتے

زیادہ خوف ہو سکتا تھا - مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسپر التفات نہین کیا اور ان کو اسیطرح پر امیر لشکر رکھا - سوم جو بات قابل غور ہے وہ اتباع حکم سردار ہے - یعنے باوجودیکہ انصار اور دیگر صحابہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سپہ سالار رہنے مین مخالفت کی - اور اگر یہہ لوگ ضد کرتے تو خلیفۃ الرسول رضی اللہ عنہ کی حالت نہایت نازک ہو جاتی مگر چونکہ صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی رایون اور مشورون کو نہ مانا - تو پہر کسی نے بھی اس پر ضد نہ کی - حالانکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسی ناپسند تھی - کہ آپ نے اپنی خلافت مین اسامہ رضی اللہ عنہ کا عزل جلد تر کر دیا - چہارم باوجود فاتح ہونے کے یہہ حکم دینا کہ عاجزون پر ظلم نہ ہو - یعنے بچون عورتون اور ستے کہ عبادت کرنیوالے مشرکین اور کفار کی بہی جان بخشی کیجائے یہہ سب باتین تہوڑی نہیین ہین - بیشک جس قوم مین یہہ صفات موجود تہین اس کی ترقی کا رد کرنے والا کون ہو سکتا تھا -

موجودہ زمانے کے مدعیان اسلام

اب اگر اس زمانے کے مسلمانون اور علے الخصوص ورثۃ الانبیاء یعنے ملا نا علیہ و صحابی کے دعویدارون کے حالات کو (جو در اصل پتنین گوئی علماء ہم شر من تحت ادیم السماء کے مصداق ہین) اس سے مطابق کیا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکا اسلام اور تہا - اور انکا اسلام اور ہے اور یہ دنیا ہی اور ہے اور وہ دنیا دوسری تہی -

غیبت - بد دیانتی - بد عہدی - خیانت - گستاخی - دریدہ دہنی نے آزادی رائے کے واسطے جگہ ہی باقی نہین رکہی - ضد کج بحثی - حسد اور بغض - تکبر اور غرور - عجب و نخوت - اطاعت کی جگہ قایم ہو گیا ہے -

یہہ دوسری بات ہے کہ زمانہ حال کے مسلمانون کو موقع نہین ملتا - لیکن خدانخواستہ اگر کوئی ذرا بھی ان کا ہاتھ پڑ جائے اور قابو چل جائے اور طاقت ملجائے تو سب سے اول یہے لوگ واجب القتل و غارت قرار دیے جائین جن کی جان بخشی کا حکم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا تہا - یعنے گرجون اور مندرون مین عبادت کرنیوالے یا ان کی مخالف الرائے ہم مذہب و ہمقوم -

پس جب یہہ حالت ہے تو پہر خود ہی تم اس کا اندازہ لگا لو کہ موجودہ زمانے کے مسلمان کیون ابتری اور تنزل کی حالت مین ہین اور کس واسطے ذلیل و خوار اور گرداب نکبت و ادبار مین پہنسے ہوئے ہین آیندہ نمبر مین انشاء اللہ ہم کچہہ اور بہی لکہینگے - فانتظروا

ولا تطع كل حلاف مهين / مداہنت حرام ہے

یہہ ٹکڑا ہے قرآن مجید کی ایک آیت کا جو سورہ ن مین واقع ہے [illegible] یدہنون کی ضمیرین راجع ہین کفار قریش کی طرف - اور تدہن خطاب ہے جناب رسالتمآب سے صلے اللہ علیہ وسلم - تو اس آیت کے معنے یہہ ہوئے کہ "اے پیغمبر کفار قریش چاہتے ہین کہ تم اُن کے ساتہہ نرمی اختیار کرو تو وہ بھی تمہارے ساتہہ نرمی اختیار کرین" قرآن مجید سے پتہ چل سکتا ہے کہ کفار قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح کی نرمی چاہتے تھے - جنکو اس مضمون مین ہم انشاء اللہ نقل کرینگے - لیکن توضیح مطلب کے لئے کتب سیر سے ایک واقعہ اس جگہ نقل کرنے کو میرا جی چاہتا ہے - جس سے مداہنت کا مطلب باسانی سمجہہ آجائے - ایک مختصر سی حدیث مین یہہ ذکر آیا ہے کہ

"رؤسائے قریش نے جمع ہو کر مصلحت کی کہ چلو ابوطالب کے پاس چلکر درخواست کرین کہ تمہارے بھتیجے صاحب (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے معبودون کو گالیان دیتے ہین - اسکا انصاف آپ کے ہاتہہ ہے - ایسا ہو کہ یہہ گالیان دینے سے باز رہین اور ہم اُن سے اور اُن کے خدا سے متعرض نہ ہون چنانچہ سب لوگ ابوطالب پاس گئے اور اپنا مدعا ظاہر کیا - ابوطالب نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ بھتیجے یہہ لوگ تمہارے قوم کے سردار ہین اور تم سے اتنی بات چاہتے ہین کہ ان کے معبودون کو برا نہ کہو تو یہہ بھی تم سے اور تمہارے خدا سے دست بردار رہین - آنحضرت (صلے اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا تو کیا چچا جان آپ کی یہہ مرضی ہے - کہ مین ان کے فائدہ کی بات بہی ان سے نہ کہون - ابوطالب بولے آخر وہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا مین ان سے ایسے دو اچہر کہلانے چاہتا ہون جنکی برکت سے کیا عرب اور کیا عجم سب انکے مطیع ہو جائین یہہ سنکر ابوجہل بول اٹھا بہلا وہ کون سے دو اچہر ہین - اگر ان مین ایسی برکت ہے تو دو نہین بیس کہنے کو ہم طیار ہین - آپ نے فرمایا بس وہ یہے اچہر ہین "لا الہ الا اللہ" یہہ کہنا تہا کہ سب کے سب بکہرے اور لگے کہنے یہہ نہین اسکے سوا کوئی اور بات کہئے - آپ نے فرمایا تم روٹہو یا گہو - بس مین تو یہی ایک بات چاہتا ہون اگر آسمان

سے آفتاب کو اتار کر میری مٹھی مین رکھدو تو بھی مین دوسری بات کہنے والا نہین ۔ اسپر سب کے سب خفا ہو کر اٹھہ کہڑے ہوئے اور لگے کہنے بخدا ہم تمکو اور تمہارے خدا کو گالیان دین تو سہی ۔

کفار قریش کا بہتان اور جہوٹا الزام

یہان بطور جملہ معترضہ کے ایک امر کا بیان کردینا ضروری ہے جو یہہ ہے کہ کفار قریش کو جو گالیون کی شکایت تہی تو کیا واقع مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اون کے معبودون کو گالیان دیا کرتے تھے ۔ حاشا دکلا ۔ آنحضرت فداہ روحی کی لائف نہایت شرح و بسط کے ساتہہ لکہی ہوئی موجود ہے آپ کا کوئی قول یا فعل بغیر قلمبند ہوئے نہین رہا ۔ حتےٰ کہ پردے تک کی باتین کتابون مین درج ہو چکی ہین ۔ اور اسکی وجہ یہہ ہوئی ہے کہ آپ کی لائف کو لوگ دیندارانہ زندگی کا نمونہ بنانا چاہتے تھے تا اس کی تقلید کر سکین اور ایسی کاوش کیساتہہ واقعات کی تفتیش کی گئی ہے کہ از آدم تا این دم کسی شخص کے ایسے تفصیلی حالات معلوم نہین آپکی لائف کو بالاستیعاب پڑہو اور موافقت اور مخالفت دونون سے قطع نظر کر کے پڑہو تو ضرور تمہارا دل اندر سے گواہی دیگا کہ اس طرح کی بے داغ بے لوث پاکیزہ اور مقدس زندگی بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان کامل کے کسی قوم کے ہادی یا پیشوا کی نہین ہے ۔ جن اخلاق کو تم مختلف پیشوایان و مصلحان اقوام مین علیحدہ علیحدہ پاؤگے وہ بہیئت مجموعی آپ کی ذات مقدس مین اتم طور پر موجود و نمایان نظر آئینگے ۔ حلم و انکسار ۔ عجز و تواضع ۔ چشم پوشی و درگذر ۔ سخاوت و شجاعت ۔ عفو و رحم ۔ تہذیب و شائستگی ۔ نرمی و لینت وغیرہ وغیرہ اوصاف حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم مین آفتاب کی طرح روشن دکہائی دینگے ۔ آپ کو بہت کثرت سے غیظ و غضب کے موقع پیش آتے تھے ۔ کیونکہ مذہبی پرخاش کی وجہ سے لوگ آپ کو طرح طرحکی ایذائین دیتے رہتے تھے ۔ کبہی کبہی بشرے پر غصہ کے آثار کا نمودار ہونا تو کتابون سے پایا جاتا ہے ۔ مگر کسی دشمن نے چہوٹون بہی بدزبانی اور سخت کلامی اور درشتی کا الزام نہین دیا آپ کی ہدایت یہہ تہی کہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم ۔ یعنے تم لوگ برا نہ کہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہینے لگین اللہ کو بے سمجہی سے ۔"

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بردباری اور تہذیب تو اس درجہ کی تہی کہ اپنی زبان سے برا کہنا کیسا آپ اس کو بہی جائز نہین رکھتے تھے کہ آپ کے دشمن سے دشمن کو بہی کوئی آپ کی طرف سے سخت بات کہے ۔ پس کفار قریش کا یہہ قطعاً غلط اور جہوٹا الزام اور بہتان تھا کہ آپ ہمارے معبودون کو گالیان دیتے ہین البتہ آپ بالفاظ خدا یہہ ضرور فرماتے تھے کہ جہوٹے معبودون کی پرستش نہ کرو ورنہ جہنم میں ڈالے جاؤگے ۔

معبودان باطل کی پرستش سے روکنا

جس کلام پاک کو وہ سب و شتم قرار دیتے تھے وہ اس قسم کی تہی جس کو وہ سننے کی تاب نہ لاتے اور نہ بنا بنا کر کہتے تھے کہ آپ ہمارے معبودون کو گالیان دیتے ہین ۔ چنانچہ آپ کی وہ کلام یہہ تہی ۔ یا ایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیئاً لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز ۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لہا واردون لو کان ھؤلاء آلہۃ ما وردوھا وکل فیہا خالدون لہم فیہا زفیر وھم فیہا لا یسمعون ۔" یعنی اے لوگو ایک مثل سنو اور غور کرو کہ جنکو تم سوا خدا کے پوجتے ہو وہ تو ایک مکہی ہی نہین بنا سکتے ۔ اگرچہ سارے جمع ہون ۔ اور کچہہ چہین لے ان سے مکہی تو وہ اس سے چہڑا بہی نہین سکتے ۔ بودو نون ضعیف ہین یعنے پرستش کرنیوالا بہی اور وہ بہی جنکی پرستش کرتے ہو افسوس تم نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ اوسکی قدر ہے ۔ بیشک اللہ زور آور اور زبردست ہے ۔" اور تم اور جو کچہہ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ مین جہونکے جاؤ گے ۔ اگر یہہ قابل پرستش ہوتے تو دوزخ پر نہ پہونچتے سارے اس مین پڑے جلینگے جسمین ان کو چلانا ہوگا ۔ اور وہان وہ بات بہی نہ سن سکین گے ۔" بس ہونہ ہو وہ سب و شتم جسکی شکایت کفار قریش ابوطالب کے پاس لیکر گئے تہے اسی قسم کی باتین تہین ۔ جنکا بتنگڑ بنانے کے لئے اپنے بیان و حکایت کو رنگ مبالغہ دینے کی غرض سے سب و شتم سے تعبیر کیا ۔ پس مداہنت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چاہی جاتی تہی یہی تہی کہ بتون کو عاجز و مجبور و جماد کہنے سے فی زعم معتقدین انکی توہین ہوتی ہر

آپ اس سے باز آئیں یا بعبارت دیگر خدائے واحد کی منادی جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔ بند کریں یا بہ تغیر الفاظ منصب رسالت چھوڑ بیٹھیں۔ یا دوسرے پیرایہ میں اوس وقت کے ادیان و فرق باطلہ میں سے کسی دین یا فرقہ میں رہیں غرض یہہ مداہنت کیا تھی کفار قریش آپ سے اقبال دعوے داخل کرا کے اپنے حق میں ڈگری صرف خرچہ چاہتے تھے۔

مداہنت کے خلاف خدائی حکم

مگر اس مداہنت کے بارے میں خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا حکم دیا؟ درخواست مداہنت کو دو ممانعتوں کے بیچ میں رکھا پہلے فرمایا فلا تطع المکذبین۔ اور پھر ودوا لو تدہن فیدہنون سے درخواست مداہنت کا بیان کر کے ارشاد کیا۔ ولا تطع کل حلاف مہین هماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم یعنے کہانہ مان کسی قسم کہانیوالے بیقدر کا۔ طعنے دیتا چغلی کرتا پھرتا ہے بھلے کام سے روکتا حد سے بڑہتا سخت گنہ گار اجڈ اور علاوہ ازیں بے نام و نشان ہے کیا قرآن مجید میں جا بجا کفار کی مذمت بوجہ ان کی بد اعمالی کے ہے مگر جس طرح ولا تطع المکذبین سے شروع کر کے مداہنت سے روکا گیا اور مداہنت چاہنے والوں کی پردہ دری فرمائی ہے اس کی مثال قرآن شریف میں دوسری جگہ نہ ملیگی۔ پس خداوند کریم مجھے اور تمام محمدی احباب کو مداہنت سے بچاوے۔ آمین۔

ہر کاشن جر سر پر نحاشن

خواجہ اکمل صاحب قادیان سے ارقام فرماتے ہیں کہ

"میں نے دہرمپال نخ کے متعلق ایک نوٹ لکھا تہا۔ ایڈیٹر پرکاش اپنی معاندانہ سپرٹ سے کام لیکر۔ مجھے آپ کے ساتھ لڑوانا چاہتا ہے حالانکہ میرا نوٹ اور نقطہ خیال سب ہے اور آپ کے مضامین اور پہ سپرٹ آف دیو ہے۔

دہرمپال سانپ ہے یا دیوتا۔ آریہ سماج ہی کے دودہ سے پالا گیا ہے ہندو سانپ کو دیوتا کہتے ہیں نہیں وہ اس سے ڈرتے کیوں ہیں۔

میں تو صرف یہہ کہتا ہوں کہ ان موجودہ حالات کے ساتھ اسلام میں اسکی کچھ قید نہیں۔ ہاں یہ نمبرے مولیٰ کے عجائبات قدرت ہے کہ دہی بہوت جس سے دو آئی دن پہلے مالنیوں کی پگڑیاں اتروتے تھے۔ اب اس کا رخ اپنے حامیوں کی طرف ہو گیا "۔ پرکاش کی عقل کو دہرمپال نے چکرا دیا ہے

پرچہ ثنائی نمبر (۱) پر سرسری نظر

سلسلہ کے لئے دیکھو الحق نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۲ء صفحہ ۱۰

چوتھی دلیل

فلاسفر ثالث نے پچھلی تینوں دلیلوں سے بڑھ کر تاریخ ۱۴ر اپریل سنہ کی دوم صحبت پر یہہ دلیل بیان فرمائی ہے۔

"جبکہ اشتہار جوکہ ۱۵ر اپریل کا بیان کیا جاتا ہے بدر مورخہ ۱۸ر اپریل و الحکم ۱۷ر اپریل سنہ میں شایع کیا جاتا ہے اور ڈائری جوکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ایک الہام کا بہی ذکر کرتی ہے اور جو اشتہار سے ایک دن پہلے کی بیان ہوتی ہے ۲۵ر اپریل کی بدر کے انتظار میں رکہی جاتی ہے۔ درحالیکہ ایسی ضروری ڈائری بدر مورخہ ۱۸ر اپریل میں بڑی آسانی سے چھپ سکتی ہے تو ایسی صورت میں۔ میں ڈائری کی تاریخ ۱۴ر اپریل سنہ مقرر کرنے سے بالکل قاصر ہوں۔" بلفظہ

ناظرین! دیکھئے کتنی پر زور فلسفیانہ دلیل ثالث صاحب نے تقریر متنازعہ کے ۱۴ر اپریل کی نہ ہونے پر ارقام فرمائی ہے یہ تاریخ چھ گھنٹہ کی اوس محنت شاقہ کا نتیجہ ہے جو آپ نے نہایت گرمی میں فیصلہ لکھنے پر صرف فرمائی تھی۔ اس قدر وقت کا صرف کرنا محض اسی لئے تھا کہ سردار صاحب کا کانشنس تو صداقت کی طرف جانے کی ہدایت کرتا تھا مگر فلسفہ غلط دماغ میں چکر کرتا ہوا کانشنس سے مقابلہ کرتا تھا کہ نہیں صداقت کو چھوڑ جس طرح بن پڑے اپنا آپ شناپ لکھکر فریق مغلوب کو غالب قرار دو جس سے اہل شہر اور تمام احباب قاضی اور مولوی تو راضی رہیں۔ صداقت کا صریح انکار دنیادی ایذاؤں پر فی الحال اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اور دوستوں کی ناراضگی کا روزانہ قلق و ندامت بہت تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ مگر افسوس کہ خدا سے بیباک ثالث نے یہہ نہ سمجہا کہ دارین یعنے دنیا اور آخرت میں خدا ہی کی حکومت ہے۔ اگر خدا ناراض ہو گیا تو دنیاوی متعلقین کی رضامندی کچھ کام نہ دے سکے گی۔ بہر حال آپ نے یہہ بیہودہ اور لغو دلیل دماغ سے اتار کر صفحہ قرطاس پر بہا دی۔ کہ جو تقریر ثناء اللہ کے متعلق

ایک الہام کا ذکر کرتی ہے۔ اور وہ ۱۵ اپریل والے اشتہار سے ایک روز پہلے کی ہے جسکی اشاعت اشتہار سے پہلے ضروری تھی وہ تو ۲۵ اپریل سنہ کے اخبار مین درج کیجاتی ہے۔ اور جو اشتہار بمقابلہ تقریر الہام والی کے ضروری نہ تھا۔ اور تھابھی تقریر سے ایک یوم بعد کا وہ تقریر سے ایک ہفتہ پہلے ۱۸ اپریل سنہ کے بدر مین شایع کردیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریر ۱۴ اپریل سنہ کی نہ تھی ورنہ وہ ضرور ۱۸ اپریل کے بدر مین شایع ہوجاتی کیونکہ اس مین بڑی آسانی سے چھپ سکتی تھی۔ یہ ہے اس فلسفیانہ اختراع دماغ کی اصل کیفیت۔ مگر ہم بڑے زور سے کہتے ہین کہ ثالث نادان کا یہہ فلسفہ اور منطق محض ایجاد بندہ اور قیاس فاسد علی الفاسد کا مصداق ہے جسکی وجوہات ذیل ہین۔

(۱) ۱۵ اپریل کے اشتہار کے مقابلہ مین یہہ تقریر قطعاً ضروری نہ تھی کہ اسی اخبار ۱۸ اپریل سنہ مین شایع کردیجاتی کیونکہ اس تقریر کا تعلق اشتہار متنازعہ سے نہ تھا۔ بلکہ ۱۴ اپریل والے چیلنج مباحثہ سے تھا۔ اور اس چیلنج کا ناسخ ۱۵ اپریل سنہ کو اشتہار متنازعہ لکھا گیا اور شایع کردیا گیا۔ اس لیے ضرورت نہ تھی کہ تقریر مذکور اسکے ساتھ ہی شایع ہوتی اشاعت اشتہار کے بعد اس تقریر کا کوئی اثر نہین رہا تھا۔ پس اوسکا ۱۸ یا ۲۵ یا اس سے بھی بعد کو شایع کردینا یکسان نتیجہ خیز تھا۔

(۲) تقریر مذکور ۱۴ اپریل سنہ کو بوقت عصر فرمائی ہے اور اس تقریر کے بعد صرف ۱۸ اپریل اور ۲۵ اپریل کا بدر شایع ہوا ہے اور کسی تاریخ کا بدر ۱۸۔ اور ۲۵ کے درمیان یا ۱۴ اور ۱۵ اپریل کے بعد بجز ان ہر دو تاریخون ۱۸ اور ۲۵ اپریل کے شایع نہین ہوا۔ پس ضروری تھا کہ یا ۱۸ اپریل مین یہہ تقریر شایع ہوتی یا ۲۵ اپریل مین۔ ۱۸ اپریل مین شایع نہ ہونیکے کئی سبب ہوسکتے ہین منجملہ جن کی (الف) یہہ ہے کہ جس شخص نے یہہ تقریر نوٹ کی تھی اُس نے ۱۸ اپریل سے بعد ایڈیٹر اخبار بدر کو بھیجی ہو (ب) ۱۸ سے پہلے بھی اگر پہونچگئی ہو تو ایسے وقت پہونچی ہو جبکہ اخبار کی تمام کاپیان تکمیل ہوچکی ہون اور گنجایش نہ رہی ہو (ج) اگر ۱۸ اپریل والے اخبار کی تکمیل سے پہلے ہی پہونچی ہو تو ایڈیٹر نے اس کو بموجودگی اشتہار ۱۵ اپریل والے کے شایع کرنا ضروری نہ سمجھا ہو کیونکہ وہ ایسی تحریر کے متعلق تھی جو ۱۵ اپریل والے اشتہار سے پہلے ۱۴ اپریل کے بدر مین مباہلہ کے متعلق نکل چکی تھی۔ اور اشتہار ۱۵ اپریل والے سے وہ منسوخ ہوچکی تھی۔ پس منسوخ شدہ تحریر کے متعلق کسی تقریر کی اشاعت کو ناسخ کے مقابلہ مین ضروری سمجھنا خلل دماغ یا کورانہ تقلید اور سخت نادانی نہین تو اور کیا ہے؟

(۳) الہام مندرجہ تقریر (جس کو بقول خود پیر نابالغ ثالث ثناء اللہ کے متعلق فرماتے ہین اور واقعی بھی ثناء اللہ کے متعلق دربارہ چیلنج مباہلہ مندرجہ بدر ۱۴ اپریل سنہ تھا) جبکہ ۱۸ اپریل سنہ کے بدر مین بضمن الہامات ہفتہ زیر اشاعت ۱۴ اپریل کی تاریخ دیکر اور ایسا ہی الحکم ۷ اپریل مین ہفتہ در الہامات کے ذیل مین ۱۴ اپریل کا ہی درج ہو کر شایع ہوچکا تھا۔ تو بیدار مغز عدل گستر ثالث کا یہہ فرمانا ہی سراسر غلطی اور نادانی کی دلیل ہے کہ وہ ثناء اللہ کے متعلق جس تقریر مین ایک الہام کا ذکر ہے وہ ۲۵ اپریل کے بدر کے انتظار مین رکھی جاتی ہے۔

عالیجناب سردار صاحب وہ الہام تو ٹھیک تاریخ پر شایع ہوچکا تھا۔ ۱۴ اپریل کو جو الہام ہوا تھا وہ تو اُس تازہ اشاعت مین جو ۱۴ اپریل سے بعد والے اخبارات کی تھی شایع کردیا گیا تھا۔ جسکا جواب نہ آپ نے اپنے عادلانہ فیصلہ مین نہ آپ کے موکل امرتسری نے کسی پرچہ مین اور نہ آپ کے قوت بازو سیالکوٹی سرمجلس حلفی شہادت دینے والے نے اپنی شہادت مین دیا ہے۔ مفصل ذکر اوسکا انشاء اللہ آگے آتا ہے۔ اس جگہ ہم آپ کو اس فاش اور صریح غلطی سے جو عمداً یا سہواً آپ نے فرمائی ہے۔ نکالنے کی کوشش کرکے بتانا چاہتے ہین کہ تقریر مندرجہ بدر ۲۵ اپریل بجز ۱۴ اپریل سنہ کے اور کسی تاریخ کی ہو ہی نہین سکتی۔ اگرچہ دنیا بھر کے وکیل اور ایڈوکیٹ قاضی یا فاضل جمع ہوجائین تب بھی صحیح الحواسی مین تو وہ اس کو بدل نہین سکتے۔ خبط الحواس کا ہم کچھہ کہتے نہین وہ جو چاہے کہدے کیونکہ اسکا کہنا تو قابل وقعت ہی نہین۔

تقریر مندرجہ بدر ۲۵ اپریل سنہ کا ۱۴ اپریل سنہ کی ہونا اٹل ہے

اے سلیم و فہیم لوگو! خواہ تم ہندو ہو یا عیسائی آریہ ہو یا موسائی۔ حنفی ہو یا اہلحدیث۔ سکھہ ہو یا ناستک۔ غرضیکہ تم کسی مذہب یا فرقہ کے پابند ہو۔ اپنے ایمان اور دہرم اور سچائی سے بلا رو رعایت مندرجہ ذیل وجوہات کو سنکر اور ملاحظہ فرماکر بتاؤ کہ ۲۵ اپریل کے اخبار مین جو تقریر

شایع ہوئی ہے وہ بجز ۱۴ر اپریل سنہ کے کسی طرح بہی کسی دیگر تاریخ کی ہو سکتی ہے ؟ اور وہ وجوہات یہہ ہین -

(الف) شروع تقریر مین ہی ۱۴ر اپریل - قبل عصر" لکھکر تمام تقریر جو قبل عصر فرمائی گئی تہی درج کردی ہے لہذا یہہ پہلی وجہ ہے تقریر مذکور کے ۱۴ر اپریل کی ہونے پر -

(ب) جس الہام کا تقریر متنازعہ مین ذکر ہے - وہ ۱۳-۱۴ اپریل سنہ کی درمیانی شب کا ہے جسکی دلیل یہہ ہے - کہ اخبار الحکم مورخہ ۱۷ر اپریل و بدر مورخہ ۱۸ر اپریل سنہ مین جو ہفتہ زیر اشاعت کے الہام شایع ہوئے ہین اون مین ۱۴ر اپریل کی تاریخ دیکر اس الہام کو درج کیا گیا ہے - پہر رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جو ماہوار شایع ہوتا ہے اور جس مین تمام مہینے کے الہام تاریخوار شایع ہوتے تھے - یہہ الہام متنازعہ ہی مئی سنہ کے رسالہ مین ماہواری الہام کے ساتہہ ۱۴ر اپریل کا ہی درج کیا گیا ہے - اب ایک طرف تو اسکو ملاحظہ کرلو کہ یہہ الہام تین جگہ ایک اخبار بدر مین دوسرے اخبار الحکم مین تیسرے ریویو ماہ مئی مین ۱۴ر اپریل کی تاریخ دیکر شایع ہوچکا ہے - دوسری طرف یہہ دیکہہ لو کہ تقریر متنازعہ کے خود الفاظ ہی تقریر کو کس تاریخ کی بتارہے ہین چنانچہ تقریر کے الفاظ یہہ ہین

"ایک دفعہ ہماری توجہ (ثناء اللہ) کی طرف ہوئی - اور رات کو توجہ اس کی طرف تہی - اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع"

اس تقریر مین تین امر بیان ہوئے ہین - (۱) ایک دفعہ ثناء اللہ کی طرف توجہ ہوئی - یہہ کسی گذشتہ وقت کی توجہ کا ذکر ہے - (۲) رات کو توجہ اسکی طرف تہی - یہہ نص صریح ہے اس وقت اور دن کا پتہ بتادیا ہے جبکہ دوسری بار ثناء اللہ کی طرف توجہ ہوئی - اس مین صاف طور پر فرمایا ہے کہ "رات کو تہی" یعنے جس روز یہہ تقریر فرمائی ہے اس روز کی جو رات گذر چکی تہی جسکے بعد وہ دن تہا اوس رات کو نہ کسی پہلی گذری ہوئی رات کی توجہ کا ذکر فرمایا ہے - اگر یوم تقریر کے علاوہ کسی اور دن کی رات کا ذکر فرماتے تو اُسی طرح فرماتے جس طرح پہلی بار کی توجہ کا ذکر فرمایا کہ "ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی" اس سے گذشتہ توجہ کا ذکر علیحدہ کردیا - اور تازہ واقعہ کا تذکرہ بجانب گذشتہ کا تہا علیحدہ بیان فرمایا - اس مین دو لفظ نہایت قابل غور ہین لفظ "رات کو" اور "تہی" جس سے ایک بچہ بہی سمجہہ سکتا ہے کہ جس روز یہہ فرمایا ہے اس روز کی رات کا ہی یہہ ذکر ہے نہ کہ دو چار دس دن پہلے کی کسی رات کا - پس یہانتک تو یہہ ثابت ہوا کہ جس دن یہہ تقریر فرمائی ہے اس دن کی رات کا قصہ اور واقعہ بیان کیا ہے آگے اس امر کا پتہ و نشان ہے کہ وہ دن یا تاریخ کونسی تہی جب یہہ تقریر فرمائی جسکو اسطرح ظاہر کردیا - (۳) "اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع" یعنے جس رات کو دوسری بار توجہ ہوئی تو بعد توجہ اوس رات کو الہام اجیب دعوۃ الداع ہوا - اب اس کے لئے اخبار الحکم مورخہ ۱۷ر اپریل اور بدر مورخہ ۱۸ر اپریل و ریویو مئی سنہ کو ملاحظہ کرو کہ وہان اس الہام کا کس رات کو ہونا درج ہوا ہے - تو صاف معلوم ہوجائیگا کہ جس رات کو یہہ الہام ہوا اسکی صبح کو ملہم نے یہہ ذکر فرمایا ہے کہ رات کو توجہ ثناء اللہ کی طرف ہوئی تو رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع" سو الہام کا ۱۳-۱۴ر اپریل کی درمیانی شب مین ہونا مندکرہ بالا اخبارات مین درج ہوچکا ہے جسکا ہم اوپر کافی ذکر کرچکے ہین لہذا فیصلہ ہوگیا کہ جس رات کا یہہ الہام ہے اس کی صبح کی یہہ تقریر ہے جو قبل عصر فرمائی گئی ہے - اور الہام ۱۴ر اپریل کی شب کا ہے تو تقریر ۱۴ر اپریل سنہ کے دن کی ہے اگر الہام ۱۵ر یا ۱۶ر اپریل کی رات کا ہے تو تقریر بہی ۱۵ر یا ۱۶ر اپریل سنہ کی ہوگی - مگر یہہ بالکل غلط ہے اور صحیح یہی ہے کہ الہام ۱۴ر کی شب کا اور تقریر ۱۴ر کے دن کی ہے - جسکو دنیا مین کوئی بدل نہین سکتا - مین امید کرتا ہون کہ اب تو وہ نادان بچہ بہی جو چند سالہ ہو اور جو دین و دنیا سے ہی بالکل ناواقف ہو اس تقریر سے بخوبی سمجہہ جائیگا کہ تقریر متنازعہ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۵ر اپریل سنہ بلا کسی احتمال اور شک کے ٹھیک ۱۴ر اپریل سنہ کی ہی ہے - جیسا کہ اخبار مذکور مین درج ہے - اور جو اب بہی نہ سمجہے وہ اہل عقل و علم کے نزدیک انسان نہین بلکہ لایعقل حیوان مطلق ہے یا مخبوط الحواس اور اندہا پاگل - ناظرین ! معاف فرمادین کہ مجہے ایک امر کو بار بار تکرار کے ساتہہ بیان کرنا پڑا ہے - صرف اس لئے کہ کسی طرح سے کوئی سمجہہ جائے - اور یہی ایک امر سارے مباحثہ کا فیصلہ کن ہے - اسی پر ہار جیت کا مدار تہا - جس کو باوجود بدیہی ہونے کے ثالث نادان اور میر مجلس حلاف نے بغیر سوچے سمجہے دانستہ یا نادانستہ لکہہ مارا کہ تقریر بدر ۲۵ر اپریل والی ۱۴ر اپریل سنہ کی نہین اور پہر اس ناقص اور بے دلیل رائے کا ثبوت کچہہ بہی ندیا -

(باقی دارد)

سوالات کے قابل جوابات

مندرجہ ذیل سوال اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۶ار فروری ۱۲ء مین ایک مخالف سلسلہ کی طرف سے بغرض جوابات شایع ہوئے تھے - میرے خیال ناقص مین ان سوالات کا نہایت مکمل - مدلل مفصل مشرح - مہذب جواب ہونا ضروری ہے - جواب مین دلائل ونظائر قرآن وحدیث سے ہون - تحقیقی جوابات کے علاوہ الزامی بھی ہون تو مضائقہ نہین مگر اول درجہ پر تحقیقی ہون - الزام کے لئے مسلمات مخالف کا لحاظ ضروری ہے یعنے ایسے الزام دئے جاوین جنکو مخالفین سلسلہ عموماً گروہ اہلحدیث خصوصاً اور امرتسری ایڈیٹر بالخصوص تسلیم کرتے ہون - جواب طویل نہ ہون جامع اور مختصر ہون - ہر ایک اہل قلم احمدی بزرگ کا اہم فرض ہے کہ ان سوالات پر محققانہ خامہ فرسائی کرین - اگر کل سوالات کے جواب یکدفعہ لکھنے کی فرصت نہ ہو تو - ایک ایک سوال کا حسب شرائط بالا جواب قلمبند کر کے دفتر الحق مین بھیجتے رہین - جو انشاء اللہ برابر شایع ہوتا رہیگا جواب لکھنے والے ضروری ہے کہ چند ایک اصحاب ہون اور سب علیحدہ علیحدہ جواب ارقام فرما کر خادم الحق کے پاس ارسال فرماتے رہین - اگر ایک ایک سوال کے کئی کئی جواب اور کئی کئی مجیب ہون گے تو بہت عمدہ تحقیق سے یہہ سوالات حل ہو جائینگے - مین علاوہ دیگر اہل قلم کے جن کو اعتراضات مخالفین سلسلہ کے جواب دینے کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہتی ہو - چند احباب کو خصوصیت کے ساتھہ اس طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس پر ضرور قلم اٹھائین - اول جناب اخویم مولوی سید صادق حسین صاحب مختار اٹاوی - دوئم اخویم سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری - سوئم مولوی سید عبد القادر صاحب بی - اے مولوی فاضل خلیف رشید حضرت مولوی سید محمد عبد الماجد صاحب بہاگلپوری - چہارم مولوی فضل الدین صاحب مختار عدالت گوجرانوالہ پنجم - محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل مقیم قادیان - دیگر احباب بہی ضرور جواب لکھین - اور مین انشاء اللہ سب کے جوابات کے بعد دیگرے پہر رسالہ کی صورت کچہہ اخبار مین شایع کر دونگا بعد اس تمہید کے ذیل مین وہ سوالات معترض کے ہی الفاظ مین بعینہ ذیل مین نقل کرتا ہون - اور ایک ماہ تک سب کے جوابات کا انتظار کرونگا - ایڈیٹر

پہلا سوال منظور محمد کے لڑکے کی نسبت (۱)

دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ مین مرزا صاحب تحریر کرتے ہین - وہو ہذا "خدا کی تازہ وحی ۷ جون ۱۹۰۶ء بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میان منظور محمد صاحب کے گہر یعنے محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا - جس کے دو نام ہونگے - (۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب یہہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہہ ہے (۱) بشیر الدولہ سے یہہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت واقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا - اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشینگوئی اور دوسری پیشینگوئیان ظہور مین آوینگی - اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کریگا - اور عظیم الشان فتح ظہور مین آویگی (۲) عالم کباب سے مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بہلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جاویگا اسوجہ سے لڑکے کا نام عالم کباب رکہا گیا"

اور دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ مین - وہو ہذا "خدا کی تازہ وحی - ۱۹ جون ۱۹۰۶ء میان منظور محمد کے اوس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے (۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خان (۳) ورڈ (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خان (۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ہذا یوم مبارک"

معترض "۷ و ۱۹ - جون ۱۹۰۶ء کو بقول مرزا صاحب خداوند صادق الوعد نے بذریعہ الہام مرزا صاحب کو دو دفعہ منظور محمد کے گہر محمدی بیگم سے مرقومہ بالا اوصاف سے موصوف چند نامون والے لڑکے کے پیدا ہونیکی خبر دی۔

اب سوال یہہ ہے کہ منظور محمد کے گہر محمدی بیگم سے وہ لڑکا پیدا ہوا ہے یا نہین"

دوسرا سوال زلزلہ کی نسبت (۲)

دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء کے

صفحہ ... مین ہے ہو ہذا

"خدا کی تازہ وحی - اریک زلزلۃ الساعۃ - ترجمہ مین تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا"

اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ... مین مرزا صاحب لکھتے مین ہو ہذا

"اریک زلزلۃ الساعۃ ترجمہ قیامت سے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو مین تجھے دکھاونگا -"

معترض - آپ خدا سے ڈر کر تسلیم فرماوین کہ اس تحریر کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی مین کوئی ایسا زلزلہ آیا جو قیامت کا نمونہ تہا - جس کو مرزا صاحب نے بچشم خود دیکہا مگر جواب دینے سے پہلے مرزا صاحب کے اس فقرہ کو جو پہلے سوال کے زیر عنوان درج ہے "یعنی منظور محمد کے گہر لڑکا پیدا ہونیکے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشین گوئی اور دوسری پیشین گوئیان ظہور مین آوین گی" خیال فرمالیناؔ -

تیسرا سوال مرزا صاحب کے مبشر لڑکے کی نسبت (۳)

دیکہو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۵ مین مرزا صاحب تحریر کرتے ہین - ہو ہذا

"انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلے کان اللہ نزل من السماء - ترجمہ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہین جسکے ساتہہ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اُتریگا"

... مرزا غلام احمد صاحب کے موجودہ لڑکون مین سے ... ون ہین جنکی نسبت کہا گیا ہے کہ گویا آسمان سے خدا اتریگا -

چوتہا سوال دوسری قوت آنے کی نسبت (۴)

دیکہو رسالہ الوصیت کے صفحہ ... وہ مین مرزا صاحب کہتے ہین - ہو ہذا

"اس لیے تم میری اس بات سے جو مین نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائین کیونکہ تمہارے لیے دوسری قوت کا بہی دیکہنا ضروری ہے اوس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے - کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ تا قیامت منقطع نہین ہوگا وہ دوسری قوت نہین آسکتی جب تک مین نہ جاؤن لیکن جب مین جاؤنگا تو پہر خدا اوس دوسری قوت کو تمہارے پاس بہیجدیگا - جو ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہیگی جیسا کہ براہین احمدیہ مین وعدہ ہے وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہین بلکہ تمہاری نسبت ہے -"

معترض - سچ کہنا وہ دوسری قوت جسکا آنا مرزا صاحب کے جانے پر موقوف تہا آگئی ؟ اور مریدون مین سے وہ کون شخص ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہین ہوگا یا ابہی تک وہ پیدا نہین ہوا جسکا نام دوسری قوت ہے -

پانچوان سوال ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی پیشین گوئی کی نسبت (۵)

دیکہو چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۲۱ مین مرزا صاحب تحریر کرتے ہین - ہو ہذا

"ہان آخری دشمن اب ایک پیدا ہوگیا جسکا نام عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے - جسکا دعوے ہے کہ مین اسکی زندگی مین ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہوجاونگا - یہ اسکی سچائی کے لیے نشان ہوگا - یہہ شخص الہام کا دعوے کرتا ہے اور مجہے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے ...... چونکہ یہہ دعوے باطل تہا - اور عقیدہ کے خلاف تہا - اس لیے مین نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا - آخر مین نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا تب اوس نے یہہ پیشین گوئی کی کہ مین اسکی زندگی مین ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہوجاؤنگا - مگر خدا نے اس پیشین گوئی کے مقابل پر مجہے خبر دی کہ وہ خود عذاب مین مبتلا کیا جاویگا - اور مین اس کے شر سے محفوظ رہونگا - سو یہہ وہ مقدمہ ہے جسکا فیصلہ خدا کے ہاتہہ مین ہے بلاشبہ یہہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر مین صادق ہے خدا اس کی مدد کریگا"

معترض - عبارت بالا مرقومہ کا مطلب تو صاف ہے (۱) ڈاکٹر

عبد الحکیم خان صاحب۔ (۱) پیشین گوئی کی تہی کہ مرزا غلام احمد صاحب ۴ راگست ۱۹۰۸ء تک اسکی زندگی مین ہلاک ہو جاویگا جسکو مرزا صاحب نے دو دفعہ لکھا ہے (۲) ڈاکٹر صاحب کی پیشینگوئی کے مقابل پر مرزا صاحب کو خدا نے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر صاحب خود عذاب مین مبتلا کیا جاویگا (۳) مرزا صاحب نے یہہ بہی صاف لکھا ہے کہ جو شخص خداوند تعالےٰ کی نظر مین صادق ہوگا خدا اس کی مدد کریگا۔ خدا سے ڈر کر سچ کہنا ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشینگوئی کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب ۴ راگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہوئے یا نہین؟ (۲) مرزا صاحب کی پیشینگوئی ڈاکٹر صاحب کے عذاب مین مبتلا ہونیکی جہوٹی نکلی یا نہین؟ (۳) خدا کی نظر مین کون صادق رہا اور کون جہوٹا نکلا۔ (۴) خدا نے کسکی مدد کی۔ مرزا صاحب کی یا ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب کی؟

چہٹا سوال مرزا صاحب کی اسی برس عمر کی نسبت (۶)

دیکہو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۹ مین مرزا صاحب لکہتے ہین مرزا ...

”خدا نے مجہے وعدہ دیا کہ مین اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا تاکہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونیکا نتیجہ نہ نکال سکین“

پہر اسی اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۹ مین لکہتے ہین۔

”چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تہا کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے تا یہہ نتیجہ نکالین کہ جہوٹا تہا تب ہی جلد مر گیا اس لئے پہلے ہی اس نے مجہے مخاطب کرکے فرمایا ثمانین حولاً او قریباً من ذلک او تزید علیه سنینا و تریٰ نسلاً بعیداً۔ یعنے تیری عمر اسی برس ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ تو اسقدر عمر پاویگا ایک دور کی نسل کو دیکہیگا۔ اور یہہ الہام قریب پینتیس برس سے ہوچکا ہے۔ اور لاکہون انسانون مین شایع کیا گیا ہے“

معترض۔ خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ کہنا کہ بموجب الہام بالا مرزا صاحب کی عمر کیا پوری ہوئی ہے؟ مگر جواب دینے سے پہلے عبارت ذیل کو جو مرزا صاحب نے اپنی پیدائش یعنی سوانح خود لکہی ہے پڑہ لیوین۔ دیکہو کتاب البریت کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیہ مین مرزا صاحب تحریر کرتے ہین :

”میری ذاتی سوانح یہہ ہین کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین سکہون کے آخر وقت مین ہوئی اور مین ۱۸۵۷ء مین سولہ یا سترہوین برس مین تہا اور ابہی ریش وبروت کا آغاز نہین تہا“

معترض۔ بقول مرزا صاحب ان کی پیدائش ۱۸۳۹ء مین ہوئی اور اونکی موت ۱۹۰۸ء مین واقعہ ہوئی یعنے جو اسی سال سے گیارہ برس کم ہے حال قمری اور شمسی کا فیصلہ تو خود مرزا صاحب نے ۱۸۵۷ء مین سولہ یا سترہوین برس لکہنے سے کر دیا۔ ۱۹۰۸ء ۱۸۳۹ء پیدائش کی باقی عمر کے ۶۹ برس ہوتے ہین“ از اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۶ار فروری ۱۲ء صفحہ ۹۔۸

تکبر سے بچو

حضرت خاتم الخلفاء سیدنا و مولٰنا جری اللہ فی حلل الانبیاء عالیجناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیه الصلوٰة والسلام اپنی جماعت کو وصیت فرماتے ہین کہ تکبر سے بچو کیونکہ ”تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکہون مین سخت مکروہ ہے مگر تم نہین سمجہوگے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجہہ سے سمجہہ لو کہ مین خدا کی روح سے بولتا ہون“

متکبر کون ہی

ہر ایک شخص جو اپنے بہائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہین سمجہتا اور اپنے تئین کچہہ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہین کہ اسکو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بہائی کو جسکو وہ چہوٹا سمجہتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بہائی کو حقیر سمجہتا ہے وہ بہی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بہول گیا ہے کہ یہہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تہی اور وہ اندہا ہے اور نہین جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اسپر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم مین اسفل السافلین مین جا پڑے اور اس کے اس بہائی کو جسکو وہ حقیر سمجہتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازان ہے اور اپنے بہائی کا ٹہٹے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکہتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگون کو سناتا ہے وہ بہی

متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے جو ایک دم مین اوس پر ایسے بھی عیوب نازل کرے کہ اوس بھائی سے اسکو بدتر کر دے۔ اور وہ جسکی تعمیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اسکے قوی مین برکت دے کہ وہ کم نہون اور نہ باطل ہون۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتون پر بہروسہ کرکے دعا مانگنے مین سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتون اور قدرتون کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہین کیا۔ اور اپنے تئین کچھہ چیز سمجھا ہے سو تم اے عزیزوان تمام باتون کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر مین متکبر ٹہر جاؤ اور تمکو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے غلط لفظ کی تکبر کے ساتھہ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہین چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کر ہوا نے کو ٹھٹے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہین چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتون کو غور سے نہین سنتا اور اسکی تحریرون کو غور سے نہین پڑہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم مین نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جہکو اور جسقدر دنیا مین کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جسقدر دنیا مین کسی جے سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو "(یا اللہ تو مجھے اور میرے تمام اہل و عیال واحباب کو اسکے مطابق عمل کرنیکی توفیق عطا فرما۔ اور تکبر سے بچا۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

مولوی عبدالحق دہلوی سے جواب طلب

امرتسر کا قبر پرست بے ہولا ایڈیٹر اہل فقہ ۳۰ جون کے پرچہ مین بدایون کے ایک حنفی مولوی ابو الصفا محمد عبدالرحیم قادری نائب سکرٹری انجمن شمس المجالس کا ایک مراسلہ زیر عنوان "ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دہلوی سے ایک جواب طلب سوال" درج کرتا ہے۔ جسکو ہم بلفظہ ناظرین کی تفریح کیلئے ذیل مین نقل کرتے ہین۔ "مولانا اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ مین زیر عنوان "قادیانی فتح پر حقانی مبارکباد" جناب کا ایک خط چھپا ہے۔ جس مین جناب نے قریب قریب ایڈیٹر اہل حدیث کی بہت پیارے پیارے اور مزیدار الفاظ مین مدح سرائی فرمائی ہے۔ اسے دیکھہ کر جو کچھہ خیال میرے دل مین پیدا ہوا۔ مین نہایت سچائی سے کہلے لفظون مین بیان کرکے جواب کا منتظر ہون۔ امید کہ جناب جواب سے بذریعہ اہل فقہ جلد مطلع فرماوینگے۔ مولانا اس مباحثہ کی علت غائی صرف تحصیل مال دنیا تھی۔ ایڈیٹر الحدیث تین سو روپے وصول کرکے اپنے گھر چلتے بنے۔ اور مرزائی صاحب اپنا دامن جھاڑ تے دہلی روانہ ہوئے۔ مولانا یہی وہ وقت ہے جس کا حدیث پاک مین یون ذکر ہے کہ لوگ دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنا ئینگے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ایڈیٹر اہل حدیث نے مباحثہ بنظر احقاق حق منظور کیا تہا۔ نہین نہین!! بلکہ وہان تو پہلے ہی یہہ شرط کرالی تہی۔ کہ رقم موعودہ امانت مین رکھہ دی جائے تو پہر جناب کا ایسے مباحثہ کی تعریف کرنا از حد تعجب خیز ہے۔ اور ہان مولانا! آقائے نامدار دوجہان کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان بھی یاد آیا فرماتے ہین۔ من وقر صاحبہ بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام والقبا اذا مدح الفاسق اھتز عرش الرحمن وغضب اللہ علیہ تو کیا ایڈیٹر اہل حدیث کے صاحب بدعۃ اور فاسق الاعتقاد ہونے مین کچھہ شک ہے۔ میرے خیال مین آپ بحیثیت حنفی ہونیکے اس مین کیونکر شک فرما سکتے ہین۔ مولانا! الحدیث کے جس نمبر مین آپکا خط چھپا ہے۔ اسی مین مباحثہ علم غیب کی بابت ایک مضمون ہے جس مین مثبتین علم غیب رسول اللہ صلے علیہ وسلم کو بالتصریح کافر کہا گیا ہے۔ جب آپ ہی مثبتین مین داخل ہین۔ تو کیا آپ اس کلیہ سے مستثنےٰ ہو سکتے ہین آپ جن کی تعریف فرماوین انکا آپ سے یہہ سلوک۔ آہ ؎

وہ جفا کرے مین وفا کرون ✤ وہ ستم کرے مین سہا کرون

آخر آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث سے کیا مطلب ہے جو اتنی خاص شفقت و توجہ اُن کے حال پر ہے کوئی آپ حاجتمند ہین۔ جو ان سے کسی کام مین مدد چاہتے ہین۔ ہرگز نہین۔ آپ ابھی ایڈیٹر اہل حدیث کو مدت تک درس دیسکتے ہین شاید جناب والا فرماوین کہ بزرگان سلف کی عادت تہی۔ کہ ع

دلِ دشمنان ہم نہ کردند تنگ

ہمکو بھی ان کی تعظیم لازم - بزرگ ہین - مین بھی تسلیم کرتا ہون - لیکن یہہ سننے کو مین ہرگز تیار نہین - کہ جو شخص دربار رسالت کا گستاخ ہو - اس کی بھی ہم تعریف کرین - ہماری غیرت اسلامی اور صداقت مذہبی ہرگز اس میدان مین ایک قدم بھی بڑہانے کی اجازت نہین دیتی ہمارے ہی اسلاف مین وہ بزرگ بھی تھے کہ جب انہون نے ایک حدیث بیان کی تو ایک صاحبزادہ نے کہا - کہ مین ایسا نکرونگا انہون نے تمام عمر اس سے کلام نہ کیا - اور کہا مین کہتا ہون - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے - اور تو کہتا ہے - کہ ایسا نہ کرونگا - مولانا آپ وہ ہی ہین - جن نے تمام دنیا کے غیر مقلدین کے دانت کھٹے کر دئے تھے - اور وہابی حضرات آپ کے سامنے بھیگی بلی بنجانے کے سوا اور کچھہ نہ کر سکتے تھے - آج آپ ہی ایک غیر مقلد کی تعریف کر اپسند فرماتے ہین - العجب ثم العجب - بہرحال اس معمہ کا حل اس گتھی کا سلجھانا آپ کا کام ہے - جواب کا نہایت بے چینی سے انتظار کر رہا ہون "

الحق - کیا مدعی حقانیت اس کا جواب دیگا ؟ ہمین تو امید نہین کیونکہ وہ ایک گرگ کہن ہے - اول تو خاموشی اختیار کریگا - ورنہ اپنی عادت جبلی کے مطابق صاف انکار ہی کر دیگا کہ مین نے کوئی خط مبارکباد کا لکھا نہین - کسی اور نے میرے نام سے بغیر اطلاع میرا لکھدیا ہوگا - یا گرگٹ کا سا کوئی رنگ بدل لیگا - ہم بھی حقانی کے جواب کا انتظار کرتے ہین - دیکھئے کس کروٹ کو بدلتا ہے -

لدہیانوی ثالث کا جواب آگیا ہے

سردار نرین سنگھہ صاحب پلیڈر لودہیانہ کو جو ہم نے ایک اور رجسٹرڈ خط بھیجا تھا اس کا جواب ثالث مذکور نے نہایت پیچ و تاب کہا کر رجسٹرڈ ہمکو بھیجا ہے جس مین علاوہ دیگر امور کے یہہ بھی فرمایا ہے کہ " فریق ثانی مولوی ثناء اللہ سے ہم مشورہ ہوکر آپ نظر ثانی کرائین تو مین تیار ہون صرف ایک فریق کے لکھنے سے مین نظر ثانی فیصلہ پر نہین کر سکتا " اس لئے ہم نے امرتسری صاحب کو اسکے مطابق رجسٹری خط بھیجا ہے ان کا جواب آنے پر یہہ کل خط و کتابت انشاء اللہ آیندہ اخبار مین شایع کر دینگے - ناظرین امرتسری کا جواب نہایت عجیب دلچسپ ہوگا اور وہ جواب اسکی مصنوعی فتح کا پردہ بھی پہاڑ دیگا - انشاء اللہ - دعا کرین کہ امرتسری جواب لکھدے - کہین دم نہ سادہ لے -

خبرین

محکمہ پولیس کی نفری و تنخواہ بڑہانے کے ساتھہ ہی شریف خاندانون کے نوجوانون کو بہرتی کرنے کی طرف گورنمنٹ کو کچھہ عرصہ سے خاص خیال ہو رہا ہے اور حتی الوسع اس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے - اصلاح ۱۸۶۱ء سے پہلے پنجاب پولیس مین پونے اٹھارہ ہزار افسر اور سپاہی تھے اور اب ۱۳ کم ۲۷ ہزار ہین اور خرچ بھی ۲۸ لاکھہ کی بجائے ۴۴ لاکھہ ۶۰ ہزار روپیہ سالانہ ہو گیا ہے لیکن آبادی کی روز افزون ضروریات - اور قانونی داؤ پیچ سے جرائم پیشہ افراد کے نسبتاً بہت کچھہ واقف ہوجانے سے موجودہ اضافہ بہی کئی جگہ ناکافی ثابت ہو رہا ہے -

ایران کے دن بہی انشاء اللہ العزیز جلد پہرنے نظر آتے ہین سالار الدولہ جو ڈیڑہ لاکھہ ہمراہی رکھنے کی دہمکی دے رہا تہا بلا مقابلہ کسی نامعلوم سمت کو بہاگ گیا ہے اور سرکاری فوج بلا مزاحمت کرمانشاہ پر قابض ہو گئی ہے - ادہر انگلستان کے تیور بہی روسی حرکتون پر بدلنے شروع ہو گئے ہین اور یہہ وقت قریب آ رہا ہے جب تک کہ روس کو صاف صاف کہدیا جائیگا کہ بس اب زیادہ شوخیان دکہانے سے باز آجاوے -

ترکی کے تمام علاقون مین آجکل غیر معمولی فوجی مستعدی مشاہدہ مین آ رہی ہے - نئی پلٹنین دہڑا دہڑ مرتب ہو رہی ہین اور تمام پنشنر اعلے افسران تک عملی خدمت کے لئے خانہ نشینی چہوڑنے تیار ہے ہین - امید ہے کہ روس اٹلی سے اتحاد کرنے سے پیشتر اس امر کو مدنظر رکھہ لیگا -

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے کے مضمون ریاضی مین چار پاس ہوئے ہین - تین ہندو - ایک مسلمان قاضی محمد حسین صاحب بی - اے

قسطنطنیہ ۳ر جون کو دس بجے دن کے استنبول مین آگ لگی اور شام کے آٹھہ بجے تک جلتی رہی - ایک پون میل لمبا بازار خاک سیاہ ہو گیا جس کے ایک سرے پر ایا صوفیہ مسجد تہی - مگر اسے کوئی نقصان نہین پہنچا گو اور کئی مسجدون کو بہت نقصان اٹہانا پڑا -

اطلاع - خاکسار ایڈیٹر الحق بتقریب تشریف آوری امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ آج لاہور جاتا ہے - اسلئے آیندہ ہفتہ ۲۱ر جون کا پرچہ دیر سے شایع ہوگا - ایڈیٹر

مختصر فہرست کتب جو دفتر [illegible]

براہین احمدیہ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔ جو تمام فلاسفرون عالمون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہون ملاحظہ کرنا چاہین۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شایق ہون۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہین۔ اس کی مفصل بحث۔ مسئلہ جسم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی علمی جواب دینے کیلیے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ مجلد عہ

شدہی کی اشدہی آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیون کی حقیقت او اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانتداری سے کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۸ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا [illegible] سے طاہر ہے قیمت ۱ر

کلام الامام آریون کے لیے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

بسم دعوت آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الہی کی ملازمی۔ فرشتون کا عرش کو تھامے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت ۳ر

اسلام تبلیغ اسلام و بہ عیسائی کا تحفہ ۳ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر قیمت ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاری ہین قیمت ۳ر

تیغ صابریہ بر عقائد آریہ۔ آریون کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۱۲ر

چشمہ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد سے [illegible] غیر مجلد عہ

رسالہ گوشت خوری آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی و عقلی و نقلی علمی ثبوت ۲۰ر

دیانند کی لالف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پر واجب ہے کہ اس کا مطالعہ ضرور کرے۔ قیمت صرف ۸ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدمبا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جسکا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون [illegible]

حدوث مادہ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت

سفرنامہ روم و شام و مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد عہ مجلد عہ

اصلاح البشر قال اللہ عز و جل [illegible]

یہ تمام لاجواب رسالے۔ تالیف جناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان صاحب کی تصنیفات سے ہین جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہین۔ تینون کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی بر گردن دیو شقی

غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۱۴۰۰ روپیہ قیمت ۴ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرہ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت فی روپیہ ۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سنگہہ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل معقول و منقول سے توڑ دیا جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے قیمت ۳ر

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے دیکھنا ہے قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر [illegible]

کا اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۱ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی دیانند کے اون مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کئے تھے۔ قابل دید قیمت صرف ار

وید کے تہوہین قسم مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرم پال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے